Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴

الفضل

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

لاہور

187

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/

یوم - شنبہ - ۳۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۷ نبوت ۱۳۳۳ ہش | ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۲۱۱

مغربی پاکستان کے ایک یونٹ بنانے کے طریقہ کا بہت جلد اعلان کر دیا جائیگا

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مشترکہ دفاع ناممکن ہے۔ وزیر اعظم پاکستان کی پریس کانفرنس

کراچی ۲۶ نومبر - وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مغربی پاکستان کے صوبوں اور ریاستوں کو ایک کرنے کے طریقہ کا بہت جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ ماہرین کی جو کمیٹی اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر غور کر رہی ہے۔ وہ جلد از جلد اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔ انہوں نے کہا اس مسئلہ پر رائے شماری کرانے میں مجھے پس و پیش نہیں۔ لیکن وقت بچانے کے لئے قانون ساز اسمبلیوں اور عوام کے نمائندوں سے اس سلسلہ میں رائے لی جا رہی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ چند سال تک پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ کراچی کے متعلق وزیر اعظم نے کہا کہ کراچی بدستور وفاقی دارالحکومت رہے گا۔ اور اس کا الگ نظم و نسق ہو گا۔ جسے مقامی لوگ چلائیں گے۔ انہوں نے کہا عدلیہ۔ انتظامیہ اور مجلس قانون ساز ایک ایسے علاقے میں ہوں گے جس کا نہ مغربی یونٹ سے تعلق ہوگا۔ اور نہ مشرقی یونٹ سے۔ قبائلی علاقے کے نظم و نسق کے متعلق انہوں نے کہا کہ قبائیلیوں کے قوانین اور رسم و رواج کا چند سال تک احترام کیا جائے گا۔ اور قبائیلیوں کو اپنے جھگڑے خود طے کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ آزاد کشمیر کے متعلق وزیر اعظم نے کہا کہ اسے مغربی یونٹ میں ملانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ وہاں کے باشندے جیسی حکومت چاہیں گے۔ انہیں ویسی ہی حکومت بنانے کا موقعہ دیا جائے گا۔ اور ان کی خواہشات کا احترام کیا جائے گا۔

وزیر اعظم نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں پارلیمانی حکومت بحال کی جائے گی۔ لیکن یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ کب۔ آئین کے متعلق انہوں نے کہا کہ ملک کا آئین اسلامی طرز کا ہو گا۔ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کے متعلق وزیر اعظم نے کہا کہ افغانستان کے وزیر خارجہ کے کراچی آنے سے دونوں ملکوں کے تعلقات کچھ بہتر ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اس سوال پر بات چیت کی - کہ دونوں وزرائے اعظم ایک دوسرے کے ہاں دورے پر جائیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مکہ معظمہ میں جو اسلامی کانفرنس منعقد کی جائے گی - اس میں اسلامی ملکوں کے اقتصادی سیاسی اور ثقافتی معاملوں پر بات چیت کی جائے گی۔ مراکش اور تونس کی تحریک آزادی کے بارہ میں وزیر اعظم نے کہا کہ ہماری ہمدردیاں ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو دنیا کے کسی خطہ میں بھی آزادی کے لئے جدوجہد کریں۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کی جو کانفرنس بنکاک میں ہو رہی ہے۔ اس میں پاکستان کو شرکت کے لئے باضابطہ دعوت نامہ نہیں ملا ہے۔

ہندوستان اور پاکستان کے مشترکہ دفاع کے امکان کے متعلق وزیر اعظم نے کہا کہ مشترکہ دفاع کے لئے مشترکہ خارجہ پالیسی اور خارجہ پالیسی کی مشترکہ بنیاد ضروری ہے۔ لیکن چونکہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی پاکستان سے مختلف ہے۔ اس لئے مشترکہ دفاع کا سوال باقی نہیں رہتا دونوں ملکوں کے جھگڑوں کے تصفیہ کے لئے براہ راست بات چیت کے متعلق مسٹر محمد علی نے کہا کہ اس کا انحصار بہت سی باتوں پر ہے۔ اگر یہ محسوس ہوا کہ بات چیت مفید ہو سکتی ہے۔ اور پنڈت نہرو تصفیہ پر آمادہ ہوئے تو پاکستان بھی بات چیت پر آمادہ ہوگا:

ایک یونٹ کے منصوبے کے تحت میونسپل اداروں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات ملنے چاہئیں

وزیر اعلیٰ سندھ مسٹر کھوڑو کا بیان

جیکب آباد ۲۶ نومبر - سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے کہا ہے کہ ایک یونٹ کے منصوبے کے تحت مقامی میونسپل اداروں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات ملنے چاہئیں - انہوں نے کہا میری رائے میں میونسپل اداروں کو نہ صرف پولیس پر اختیارات ہونے چاہئیں۔ بلکہ معمولی فوجداری اور دیوانی مقدمات کی سماعت کا بھی اختیار ہونا چاہیئے۔

انہوں نے جیکب آباد ڈسٹرکٹ بورڈ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے یہ باتیں کیں۔ انہوں نے کہا میں اپنے دور حکومت میں بدعنوانیاں کرنے والے افسروں کے خلاف سخت کارروائی کروں گا۔ یہ میرا آخری انتباہ ہے انہوں نے کہا میں بددیانت افسروں کی جانچ کے لئے خاص کمیشن قائم کرونگا۔

قبائل میں جھڑپ سے ۵۷ اشخاص ہلاک

شیلانگ ۲۶ نومبر آسام کے شمالی علاقہ میں دو قبائل کے درمیان زبردست جھڑپ سے ستاون آدمی ہلاک ہو گئے۔ ہلاک شدگان میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس امر کا اعلان آسام کی شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کی طرف سے کیا گیا:

— ٹوکیو ۲۶ نومبر - جاپان کی لبرل پارٹی نے نائب وزیر اعظم مسٹر اوگاتا سے پارٹی کی [illegible] سنبھالنے کو کہا ہے:

تحریک جدید کے نئے سال میں خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

آج ربوہ میں تحریک جدید دور دوم کے گیارھویں سال کا اعلان کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے وعدہ جات کی رقم اڑھائی لاکھ تک پہنچانے اور پچھلے سال کے بقایا کی وصولی کی ذمہ داری خدام الاحمدیہ پر ڈالی ہے۔ لہٰذا تمام قائدین و زعما مجالس خدام الاحمدیہ کو اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ پیارے آقا کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے پوری تندہی اور اخلاص سے بقایا جات کی وصولی اور دور دوم کے گیارھویں سال کے لئے نوجوانوں سے وعدہ جات لینے کی مہم شروع کر دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ کوئی خادم بھی اس الٰہی تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے اور جلد سے جلد وعدہ جات کی فہرستیں مکمل کرا کے دفتر وکالت مال تحریک جدید میں بھجوائیں۔ اور اس کی ایک نقل دفتر ہذا کو بھی بھجوائیں۔ تا آپ کا نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کیا جا سکے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ نومبر - حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو ابھی تک بے حد ضعف ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں:

فلپائن ہندوستان کے وزیر کو واپس بلانے کا مطالبہ کرے گا؟

بنکاک ۲۶ نومبر - فلپائن کے نائب صدر نے کہا ہے کہ اگر ہندوستان کے وزیر مسٹر راشد علی بیگ کے خلاف الزامات ثابت ہو گئے۔ تو وہ مطالبہ کرے گا۔ کہ انہیں واپس بلا لیا جائے۔ مسٹر راشد علی بیگ کے خلاف یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے حال ہی میں کہا تھا۔ کہ فلپائن امریکہ کی نوآبادی ہے۔ لیکن یہاں کے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ہندوستانی وزیر نے اس الزام کی تردید کی۔ لیکن ان کی تردید کو کافی نہیں سمجھا جا رہا ہے۔ نائب صدر نے کہا ہے کہ مسٹر بیگ کے خلاف تحقیقات غیر جانبدارانہ ہوگی:

مغربی نیوگنی میں ہالینڈ کی فوجی طاقت میں اضافہ

ہیگ ۲۶ نومبر - ہالینڈ نے کہا ہے کہ انڈونیشیا نے حال ہی میں نیوگنی میں جو مداخلت کی تھی۔ اس کے پیش نظر اس نے وہاں اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کر دیا ہے۔ ہالینڈ کے وزیر دفاع نے ایوان زیریں میں بتایا کہ بحری دستے پہلے ہی روانہ کئے جا چکے ہیں۔ مزید کمک بھی روانہ کی جا رہی ہے۔

جتنی نشستیں اتنے ہی امیدوار

پراگ ۲۶ نومبر - چیکوسلواکیہ میں اتوار سے عام انتخاب ہو رہے ہیں۔ ۳۶۷ نشستوں کے لئے ۳۶۷ ہی امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ تمام امیدوار کمیونسٹ پارٹی کے منتخب کردہ ہیں۔ کمیونسٹوں کا مخالف کوئی امیدوار کھڑا نہیں ہوا۔

— کراچی ۲۶ نومبر - سابق گورنر پنجاب مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے آج تیسرے پہر مرکزی کابینہ کے وزیر کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۱۹ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سنّتِ نبوی کو قائم رکھنے کا طریق

عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی عثمان ابن مظعون فجاءہ فقال یا عثمان ارغبت عن سنتی قال لا واللہ یا رسول اللہ ولکن سنتک اطلب قال فانی انام واصوم واصلی واصوم وافطر وانکح النساء فاتق اللہ یا عثمان فان لاھلک علیک حقا وان لضیفک علیک حقا وان لنفسک علیک حقاً فصم وافطر وصل ونم (سنن ابو داؤد)

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو بلا بھیجا۔ وہ آئے تو آپؐ نے فرمایا۔ اے عثمان کیا تو نے میری سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہرگز نہیں یا رسول اللہ آپؐ کی سنت کو میں چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ پس میں تو سوتا بھی ہوں۔ اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔ اور روزہ بھی رکھتا ہوں۔ اور نہیں بھی رکھتا۔ اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔ پس اے عثمان اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ تیرے اہل کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس روزہ بھی رکھ اور ناغہ بھی کر۔ اور نماز بھی پڑھ اور سو بھی ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

بعض احباب غیر ضروری امور کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے تشریف لے آتے ہیں۔ اس طرح ضروری اور اہم امور کے لئے بہت تھوڑا وقت رہ جاتا ہے۔ آجکل بجٹ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید زیر غور ہے۔ اس کے لئے ایک دن عام ملاقاتوں کا وقت پہلے رکھا جاتا ہے۔ اور دوسرے دن بجٹ پہلے رکھا جاتا ہے۔ اور اگر وقت بچ رہے تو انفرادی ملاقاتیں ہوسکتی ہیں۔ مگر وہ بھی اہم اور ضروری نوعیت کی۔

لہذا بذریعہ اعلان ہذا احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس امر کو ملحوظ رکھیں اور بلا ضرورت تشریف لاکر اپنے وقت کو ضائع نہ کریں ؛

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

خدّام کے لئے زرّیں ارشادات

ماہنامہ "خالد" کے دسمبر کے شمارہ میں جو یکم دسمبر کو شائع ہو رہا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر افتتاحی تقریر اور مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کے فیصلہ جات شائع ہو رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان زریں ارشادات کا ہر خادم کے پاس ہونا ضروری ہے۔ لہذا قائدین و زعماء خدام الاحمدیہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا انتظام کریں ؛

محمد صدیق مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضرورتِ مختارِ عام

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے لئے ایک اہل مستعد اور دیانتدار مختار عام کی ضرورت ہے۔ جو محکمہ مال کے امور سے بخوبی واقف ہو۔ اس آسامی کا گریڈ ۱۳۰ — ۵ — ۸۰ ہے۔ اس گریڈ کی ابتدائی ۸۰ اور ۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل ایڈریس پر بذریعہ خط وکتابت یا بالمشافہ معاملہ طے کریں ؛

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم سب زمانوں کے لئے ہے

"قرآن کریم کی ضرورتیں تھیں سارے زمانہ کی اصلاح۔ قرآن کا مقصد تھا وحشیانہ حالت سے انسان بنانا۔ انسانی آداب سے مہذب انسان بنانا۔ تا شرعی حدود اور احکام کے ساتھ مرحلہ طے ہو۔ اور پھر باخدا انسان بنانا۔ گو یہ لفظ مختصر ہیں۔ مگر ان کے ہزارہا حصے ہیں۔ چونکہ یہودیوں۔ طبیعیوں۔ آتش پرستوں اور مختلف اقوام میں بد روشی کی روح کام کر رہی تھی۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یا علام الٰہی سب کو مخاطب کرکے فرمایا یا یھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (پ۹) اس لئے ضروری تھا کہ قرآن شریف ان تعلیمات کا جامع ہوتا۔ جو وقتاً فوقتاً جاری رہ چکی تھیں۔ اور ان تمام صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا۔ جو آسمان سے مختلف اوقات میں مختلف نبیوں کے ذریعے زمین کے باشندوں کو پہنچائی گئی تھیں۔ قرآن کریم کے مدنظر تمام نوع انسان تھا۔ نہ کوئی خاص قوم اور ملک اور زمانہ۔ اور انجیل کے مدنظر (صرف) ایک خاص قوم تھی۔ اسی لئے مسیح علیہ السلام نے بار بار کہا کہ "میں اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش میں آیا ہوں" (ملفوظات)

اعلان

تمام جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محمود احمد حیدر آبادی جو آجکل کراچی میں ہیں وہ واقف زندگی تھے۔ اب ان کو تعلیم الاسلام کالج میں لگایا گیا تھا۔ وہ بغیر اجازت اور کام اور سلسلہ کو نقصان پہنچا کر بھاگ گئے ہیں۔ تمام جماعت کو عموماً اور جماعت کراچی کو اور ان کے رشتہ داروں کو خصوصاً اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ انہیں اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنے والا بھی سزا کا مستحق ہوگا ؛ (ناظر امور عامہ)

احباب میٹرک پاس نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ معلوم فرماکر کہ امسال جامعہ احمدیہ میں صرف ایک میٹرکولیٹ طالب علم داخل ہوا ہے۔ ۸ راکتوبر ۱۹۵۴ء اور اس کے سلسلہ میں ۱۵ راکتوبر ۱۹۵۴ء کے خطبہ جمعہ میں وقف کی اہمیت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

احباب نے یہ خطبے پڑھ لئے ہوں گے۔ اب ہم منتظر ہیں کہ جماعت اپنے فرض کو پہچان کر میٹرک پاس نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کرائے۔

ضلع کے امراء صاحبان سے امید ہے کہ وہ کم از کم ایک ایک میٹرکولیٹ طالب علم اپنے اپنے ضلع سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے بھجوا کر اپنی ذمہ داری سے ایک حد تک عہدہ برآ ہوں گے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ایسے طلباء کا خرچ جماعتیں خود برداشت کریں۔ لیکن اگر کسی ضلع کے لئے اس میں دشواری ہو تو جامعہ احمدیہ ایسے طالب علموں کو وظیفہ دینے کے لئے بھی تیار ہے۔

امید ہے کہ ضلع کے امراء کوشش کرکے ایک ایک طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے فوراً بھجوانے کا انتظام کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں کو کامیاب فرمائے آمین

(پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

اعلان دار القضاء

بمطالبہ سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب جہلمی از ورثا میاں محکم دین صاحب مرحوم کالا گجراں ضلع جہلم فیصلہ کیا گیا ہے کہ مبلغ -/۱۰/۲۴۹ روپے اصل آمد ۵۰ روپے اخراجات مقدمہ کل مبلغ ۲۹۹/۱۰ روپے زینب بی بی صاحبہ اہلیہ میاں محمد امین صاحب ولد میاں محکم الدین صاحب مرحوم سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب کو یکمشت دو ماہ کے اندر اندر ادا کردیں۔ میعاد برائے درخواست منسوخی فیصلہ مسماۃ زینب بی بی صاحبہ کے لئے ۳۰ یوم ہے۔ چونکہ زینب بی بی صاحبہ موصوفہ کو عام طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے ان کی اطلاع کے لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے ؛

قاضی سلسلہ احمدیہ ربوہ پاکستان

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۷ر نبوت ۱۳۳۳ہش

تبلیغ اسلام

188

(۱) کل ہم نے الفضل کے ان کالموں میں لکھا تھا کہ یورپ اور امریکہ میں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق جو مخالفانہ لٹریچر کثرت سے شائع ہو رہا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسی تلخ باتیں کہہ دی جاتی ہیں۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات کو سخت ٹھیس لگتی ہے۔ ایسی صورت میں بے شک پر زور احتجاج لازمی ہو جاتا ہے لیکن یہ وقتی اور عارضی چیز ہے۔ اصل چیز جو ضروری ہے۔ وہ اس متواتر پراپیگنڈا کی تردید ہے۔ جو اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مقدس کے خلاف ان ممالک میں کیا جا رہا ہے۔

اس ضمن میں ہم نے پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی تقاریر کا بھی جو آپ نے امریکہ میں ان دنوں فرمائی ہیں ذکر کیا ہے۔ اور اس بات کو باعث مسرت بیان کیا تھا۔ کہ آپ اپنی فرصت کا وقت خدمت اسلام میں گزار رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ جس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا دعویٰ ہی یہ ہے۔ کہ وہ تبلیغ و اشاعت دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس نے تقریباً ہر ملک میں اپنے تبلیغی مشن قائم کئے ہیں۔ اور کوشش کر رہی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ مشن قائم کرے۔

عیسائی دنیا سے اسلام کا واسطہ شروع ہی سے چلا آتا ہے۔ مگر صلیبی جنگوں کے بعد سے یہ واسطہ بہت وسیع ہو گیا۔ اور ایشیا میں یورپین اقوام کے خروج کے بعد سے تو مسلمان اقوام کو عیسائیت سے براہِ راست سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ عیسائی پادریوں نے دوسرے ممالک کی طرح تمام اسلامی ممالک میں بھی اپنے مشنوں کا ایک وسیع جال پھیلا رکھا ہے۔ اور شاید ہی کوئی مشرقی شہر ہو۔ جہاں کوئی عیسائی مشنری موجود نہ ہو۔

ظاہر ہے کہ اس طرح اسلام اور عیسائیت کا باہم ٹکراؤ ہونا لازمی تھا۔ مگر اس جنگ میں عیسائیت تو حملہ آور ہے۔ اور اسلام زیادہ سے زیادہ دفاع کے موقف پر ہے۔ پادری اپنے گھر بار چھوڑ کر اسلامی دنیا میں گھس آئے ہوئے ہیں۔ اور ہر جگہ انہوں نے ہمارے اندر اپنے مضبوط قلعے تعمیر کر لئے ہیں۔ ہندوستان میں تو انگریزوں کا راج تھا۔ یہاں عیسائی مشنوں کا جال پھیلنا تو قدرتی بات تھی۔ لیکن ان اسلامی ممالک میں بھی جہاں کسی مغربی ملک کا براہِ راست تسلط نہیں ہوا ہے۔ کافی تعداد میں عیسائی مشن قائم ہو چکے ہیں۔

افسوس ہے کہ عیسائی حملہ سے بچاؤ کے لئے بھی عام طور پر کوئی زیادہ دلچسپی نہیں لی گئی۔ بلکہ عوام تو ایسے ہی بے حس پڑے رہے ہیں۔ اور جو لوگ دین کے علم میں ماہر ہیں وہ بھی عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کی بجائے اور اور مسائل کی گتھیاں سلجھانے میں مصروف رہے ہیں۔

مشرق میں مغرب کے خروج سے نہ صرف عیسائیت ہی کے دروازے یہاں کھل گئے۔ بلکہ پچھلی دو صدیوں میں مغربی فلسفہ اور سائنس کی بنیاد پر جو مادی نظریات مغرب میں رونما ہوئے۔ ان کی یورش بھی مشرقی اقوام پر خاصکر اسلامی دنیا پر جاری ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلامی ممالک میں بعض روحیں بیدار ہوئیں۔ مگر ان میں سے بھی زیادہ تر کے رجحانات اپنی سیاسی بیچارگی سے متاثر رہے۔ اور یہ خیال بہت کم پیدا ہوا۔ کہ اسلام موجودہ سیاسی پستیوں سے بلند ہو کر محض اپنی ذاتی خوبیوں کے بل پر اب بھی دنیا کو فتح کر سکتا ہے۔ اور آج بھی وہ لوگ جو اسلام کو دنیا کے مصائب کا واحد علاج سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے کل لکھا تھا۔ اپنی جدوجہد کو صرف نعرہ بازی تک اور اپنی تگ و دو کو محض ملک کے سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنے تک ہی محدود کئے ہوئے ہیں۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں جو راستے کھول دیئے ہیں۔ ان کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔ حالانکہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے پونا صدی پہلے اس طرف توجہ دلائی۔ اور ایک جماعت کھڑی کر کے مغربی ممالک میں بھی تبلیغ اسلام کا آغاز کیا۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہ صرف ایشیا اور افریقہ میں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی جماعت احمدیہ کے اسلامی مشن کام کر رہے ہیں۔

(۲) روزنامہ تسنیم نے اپنی اشاعت مورخہ "اسلام امریکہ میں" کے زیر عنوان ایک نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکہ میں کتنے مسلمان ہیں۔ اور وہ کہاں کہاں سے آئے۔ اور کن کن لوگوں نے وہاں تبلیغ اسلام کی۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکہ میں بیرونی مسلمانوں کی آبادی ۸۰ ہزار ہے۔ اور جو امریکن اسلام لائے ہیں وہ تین ہزار ہیں۔ اس نوٹ میں امریکہ میں اسلام کی کامیابی کی وجوہات بھی بتائی گئی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:-

(۱) اسلام بہ نسبت دیگر مذاہب بہت ہی سادہ اور آسان ہے۔

(۲) امریکہ کا قانون جو سب کو اجازت دیتا ہے۔ کہ جو مذہب چاہیں اختیار کریں۔

(۳) نسلی امتیاز اسلام میں بالکل نہیں ہے۔ جس کے باعث نیگرو طبقہ اسلام سے دلچسپی لے رہا ہے۔

یہ وجوہات درست ہیں۔ مگر اس کے باوجود کیا یہ حیرت نہیں ہے۔ کہ وہ لوگ جو اسلام کا سب سے اونچا نعرہ اپنے ملک کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے لگا رہے ہیں۔ جن میں جماعت اسلامی پیش پیش ہے۔ وہ نہ صرف یہ کہ ان ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے کچھ نہیں کر رہے۔ بلکہ جماعت اسلامی کے سابق امیر سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے تو یہ فتویٰ بھی دے رکھا ہے۔ کہ مغربی ممالک جو اسلام کی تبلیغ کی اجازت دیتے ہیں۔ وہ اسلام کے لئے سخت خطرناک ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"سچی بات یہ ہے۔ کہ اسلام کے لئے وہ گھڑی بہت منحوس تھی۔ جب کفار کی نگاہ میں وہ اتنا بے ضرر بن گیا۔ کہ اس کی دعوت و تبلیغ کو وہ بخوشی گوارا کرنے لگے۔ اور قانونِ کفر کی حفاظت و نگرانی میں اسے پھیلنے کی پوری سہولتیں بہم پہنچنے لگیں۔ اسلام کے ساتھ کفر کی یہ رعایتیں حقیقت میں خوش آئند نہیں ہیں۔ یہ تو اس بات کی علامت ہیں۔ کہ اسلام کے قالب میں اس کی روح موجود نہیں رہی ہے۔ ورنہ آج کے کافر کچھ نمرود و فرعون اور ابوجہل و ابولہب سے بڑھ کر نیک دل نہیں ہیں۔ کہ اس مسلم نما قالب میں اسلام کا اصلی جوہر موجود ہو۔ اور پھر بھی وہ اسے اپنی سرپرستی و حمایت سے سرفراز کریں۔ یا کم سے کم اسے پھیلنے کی آزادی ہی عطا کر دیں جب سے ان کی عنایات کی بدولت اسلام کی دعوت محض گلزار ابراہیم کی گلگشت بن کر رہ گئی۔ اسی وقت سے اسلام کو یہ ذلّت نصیب ہوئی۔ کہ وہ ان مذاہب کی صف میں شامل کر دیا گیا۔ جو ہر ظالم نظام تمدن و سیاست کے ماتحت آرام کی جگہ پا سکتے ہیں۔ بڑی مبارک ہو گی وہ ساعت جب یہ رعایتیں واپس لے لی جائیں گی۔ اور دینِ حق کی طرف دعوت دینے والوں کی راہ میں پھر آتشِ نمرود حائل ہو جائیگی۔ اسی وقت اسلام کو وہ سچے پیرو اور داعی ملیں گے۔ جو طاغوت کا سر نیچا کر کے حق کو اس پر غالب کرنے کے قابل ہوں گے۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۸۵-۸۶)

معلوم نہیں ایڈیٹر تسنیم نے مودودی صاحب کی مندرجہ بالا عبارت کو کیا سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہے۔ اور ایسا نوٹ اخبار میں چھاپ دیا ہے۔ کہ امریکہ کا قانون جو سب کو اجازت دیتا ہے۔ کہ جو مذہب چاہیں اختیار کریں

اس نوٹ میں احمدیت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ان سب سوسائٹیوں کے علاوہ قادیانوں کا مشن بھی زوروں پر ہے۔ جس کا نام مسلم سوسائٹی آف یو۔ ایس اے ہے جو گرانٹ بلڈنگ سان فرانسسکو میں ہے ان کے ہٹر لوننگ نے مسلمانوں اور امریکیوں کو پریشان کر دیا ہے۔

وہ سوچنے پر مجبور رہیں۔ کہ کس کے ہاتھ سے مسلمان ہوں۔ قادیانیوں نے ایک ہوشیاری یہ کی ہے کہ نبوت کا جھگڑا پہلے نہیں شروع کیا۔ بلکہ مرزا غلام احمدؑ کو ایک مذہبی لیڈر کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اگر مسلمانوں نے توجہ سے کام لیا۔ اور قادیانی دجل کو بے نقاب کر سکے۔ تو اسلام اصلی حالت میں امریکیوں میں سرایت کر جائے گا۔"

جماعت اسلامی کے اس نوٹ نویس کے خیال میں جو دوسرے مسلمان اکّا دکّا بھی امریکہ میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ "قادیانی دجل" کو بے نقاب کرنے میں لگ جائیں۔

اس سے اسلامی جماعت کے اس نوٹ نویس کی شاید یہ غرض ہے۔ کہ چونکہ یہ اکّا دکّا مسلمان اور "قادیانی مشن" سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے اصولوں کے مطابق نہیں چل رہے۔ اس لئے ان کی سرگرمیاں انہیں باہم لڑا کر روک دی جائیں۔ کیونکہ یہ سب لوگ پہلے "تلوار" سے "غلبہ رانی" کئے بغیر تبلیغ کی "تخم ریزی" کر رہے ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب نے اپنی تصنیف "جہاد فی الاسلام" میں صاف صاف لکھ دیا ہے کہ پہلے "تلوار" سے "غلبہ رانی" کی جائے۔ اور بعد میں "تبلیغ کی تخم ریزی"

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۱/۱۹ ۵۴ خاکسار اور میرے بھائی ملک سعادت احمدؐ صاحب حال لاہور دونوں سیالکوٹ سے اپنے والد مرحوم جناب ملک مولا بخش صاحب رض سابق ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ کی امانت نعش پانچ سال بعد ربوہ لائے ہیں۔ بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھایا۔ اور دوبارہ امانتاً بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ خاص میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

اس ضمن میں خاکسار دوستوں کی آگاہی کے لئے عرض کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ کہ امانت نعش جو کسی مجبوری کی وجہ سے ربوہ سے باہر دفن کی جاوے اسے مناسب وقت پر جلد سے جلد ربوہ لے آنا چاہیئے۔ کیونکہ زیادہ عرصہ انتظار بعض مشکلات کا باعث بن جاتی ہے۔ خاکسار بشارت احمدؐ معرفت دفتر آبادی ربوہ۔

قرآن مجید کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

(از مکرم مولنا جلال الدین صاحب شمس)

گذشتہ سے پیوستہ

ذاتی حالات معلوم کرنے کی خواہش

جب انسان کسی کتاب کے متعلق سنتا ہے۔ کہ اس میں اس کا اور اس کے خاندان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس میں اس کی ترقی کے ذرائع اور تنزل کے اسباب پر بحث کی گئی ہے۔ تو اس کے دل میں اس کتاب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ ہم خود دیکھتے ہیں کہ اگر کسی کے نام اس کے کسی رشتہ دار یا بزرگ یا دوست کا خط آتا ہے۔ تو وہ اسے نہایت شوق سے پڑھتا ہے۔ اور اگر پڑھنا نہ جانتا ہو۔ تو کسی اور سے پڑھوا کر سنتا ہے۔ بلکہ بعض بے پڑھے لوگ تو خط کے مضمون پر یقین حاصل کرنے کے لئے ایک سے پڑھوانے پر بس نہیں کرتے۔ بلکہ دو تین سے پڑھواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

لقد انزلنا الیکم کتابًا فیہ ذکرکم افلا تعقلون۔ (انبیاء ع ۱)

یعنی ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کی ہے۔ جس میں تمہارا ذکر ہے۔ یعنی اس میں تمہاری عزت و شرف کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ پس جس کتاب کو خدا تعالیٰ نے جو ہمارا خالق ہے۔ ہمارے نام بھیجا ہے۔ اور اس میں ہمارا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اسے بغور پڑھیں۔ اور اس کے مضامین سے واقفیت حاصل کریں۔

کامل و مکمل کتاب

جب کسی کتاب کے متعلق یہ معلوم ہو۔ کہ وہ کسی فن کی کامل و مکمل کتاب ہے۔ اور اس کا مطالعہ اس فن کی بہت سی کتب سے مستغنی کر دیتا ہے۔ تو انسان اس کتاب کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کے پڑھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الیوم اکملت لکم دینکم (مائدہ ع ۱)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ نیز فرمایا۔ فیھا کتب قیمۃ۔ (البینہ ع ۱)

یعنی قرآن مجید میں ہم نے تمام الہامی کتابوں اور تعلیموں کا نچوڑ پیش کر دیا ہے۔ اب کوئی ہدایت یا تعلیم جس کی انسان کو دائمی طور پر ضرورت تھی۔ ایسی نہیں جو قرآن مجید میں بیان نہ کر دی گئی ہو۔ تمام قائم و دائم رہنے والی تعلیمیں اس میں موجود ہیں۔ ایک اور آیت میں بیان فرمایا:۔ "ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً" (بنی اسرائیل ع ۱۰)

لوگ تجھ سے قرآن مجید کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہ اور شریعتوں کی موجودگی میں اس کی کیا ضرورت تھی؟ فرمایا تو کہدے کہ یہ کلام میرے رب کے حکم سے نازل ہوا ہے۔ اور جو علم شریعت تمہیں اس سے پہلے دیا گیا۔ وہ غیر مکمل تھا۔ اور ساری دنیا کو مد نظر رکھتے ہوئے قلیل تھا۔ اس لئے ایک کامل شریعت کی ضرورت تھی جو قرآن مجید کی صورت میں نازل ہوئی ہے اور اس کے کامل و مکمل اور دوسری شرائع کے غیر مکمل و ناقص ہونے کی یہ دلیل ہے۔

" قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القراٰن لا یاتون بمثلہٖ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرًا " (بنی اسرائیل ع ۱۰)

یعنی تو معترضین سے کہہ دے۔ کہ اگر تمام لوگ چھوٹے اور بڑے اس غرض کے لئے کہ وہ قرآن کی مانند کوئی کتاب پیش کریں۔ جمع ہو جائیں۔ اور ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ تو وہ اس کی مانند کوئی کتاب پیش نہیں کر سکیں گے۔ اور ان کا قرآن مجید کی مثل پیش کرنے سے عاجز ہو جانا ثبوت ہوگا اس امر کا کہ قرآن مجید ایک کامل و مکمل کتاب ہے۔ اور اس کی مانند اور کوئی کتاب مکمل نہیں۔

مثال کے طور پر میں ایک تعلیم کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ انجیل میں لکھا ہے۔ تو اپنے بھائی سے بلا سبب غصہ مت ہو۔ لیکن قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے:۔ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین (آل عمران ع ۱۴) کہ متقی لوگ جو جنت کے وارث ہوں گے۔ وہ ہیں جو اپنے غصے کو روکنے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو تعلیم انجیل میں بیان کی گئی تھی۔ وہ کامل تعلیم نہیں ہے۔ اس سے تو صرف اتنا ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کو اپنے بھائی پر بلا وجہ غصہ نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ ایسا کرنا کوئی قابل تعریف بات نہیں۔ کیونکہ انسانیت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ بلا وجہ غصہ نہ ہو۔ ورنہ وہ انسانیت کے دائرے سے باہر ہو جائے گا۔ بلکہ قابل تعریف وہ لوگ ہیں۔ جو غصہ کا سبب پائے جانے کی حالت میں بھی اپنے آپ کو قابو میں رکھتے ہیں۔ اور غصہ کا اظہار نہیں کرتے۔ پھر فرمایا۔ اس سے اوپر ایک اور درجہ ہے۔ اور وہ عفو کا ہے۔ " والعافین عن الناس " بہت ممکن ہے کہ ایک شخص کسی کا نقصان کرے۔ اور غصہ دلانے والی حرکت کا مرتکب ہو۔ اور دوسرا شخص اس پر غصہ کا اظہار نہ کرے۔ لیکن پہلے شخص کو یہ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ دوسرے شخص نے گو اپنی زبان اور اپنے چہرہ کی علامات اور دیگر حرکات سے تو غصہ کا اظہار نہیں ہونے دیا۔ مگر دل میں اس سے ضرور ناراض ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ یعنی صرف غصہ کو روکنے پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ زبان سے بھی معافی دے دیتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ بھی آخری درجہ نہیں۔ اس سے اوپر ایک اور درجہ بھی ہے۔ جو احسان کا ہے۔ " واللہ یحب المحسنین " کہ وہ صرف معاف ہی نہیں کرتے۔ بلکہ احسان بھی کرتے ہیں۔ اور جب انسان ایسے موقع پر احسان کی صفت کا اظہار کرتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے۔

ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے۔ جس کا ذکر میور نے اپنے ترجمۂ قرآن کے نوٹوں میں بھی کیا ہے۔ کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے غلام سے آپ کے کپڑوں پر سالن گر گیا۔ اس پر آپ نے غلام کی طرف نظر اٹھائی۔ تو اس نے آیت کے یہ الفاظ پڑھ دیئے۔ " والکاظمین الغیظ " آپ نے فرمایا " کظمت غیظی " میں نے اپنا غصہ روک لیا۔ پھر اس نے " والعافین عن الناس " پڑھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ " عفوت عنک " میں نے تیرا قصور معاف کر دیا۔ پھر غلام نے " واللہ یحب المحسنین " پڑھا یعنی اللہ تعالیٰ محسنوں کو دوست رکھتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ جاؤ میں نے تمہیں آزاد کر دیا۔

قرآن مجید نے کسی کے جرم پر چشم پوشی کرنے کے سلسلہ میں جو کظم غیظ اور عفو اور احسان کی تعلیم دی ہے۔ وہ ایسی جامع اور مکمل ہے۔ کہ اس سے بہتر کوئی اور تعلیم متصور نہیں ہو سکتی۔ قرآن مجید کی ہر تعلیم اسی رنگ میں کامل اور مکمل ہے۔ پس اس بے نظیر اور کامل کتاب کا پڑھنا اس لحاظ سے بھی ضروری ہے۔

تکمیل علم کی خواہش

انسان قدرتی طور پر تکمیل علم کی خواہش رکھتا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے مختلف درجات کا علم رکھنے والوں کی کتب پڑھتا ہے۔ اور وہ ان لوگوں کی کتابیں بھی پڑھتا ہے۔ جن کی تحقیقاتیں آئے دن بدلتی رہتی ہیں۔ اور ان کے بعد آنے والے لوگ ان کی باتوں کو غلط ثابت کر دیتے ہیں۔ مگر قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ نہ صرف کامل کتاب ہے۔ بلکہ اس کی باتیں کبھی نہیں بدلتیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: " واتل ما اوحی الیک من کتاب ربک لا مبدل لکلماتہ ولن تجد من دونہ ملتحدًا۔ " (کہف ع ۴)

یعنی اگر تکمیل علم کرنا منظور ہے۔ تو اپنے رب کی کتاب کو جو اس نے تیری طرف وحی کی ہے۔ پڑھتا رہ۔ وہ کتاب جس کی بتائی ہوئی باتیں کبھی نہیں بدلیں گی۔ اور اس کی ناسخ کوئی اور کتاب نہیں ہوگی۔ اگر دوسروں کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے سے مصیبت آ جائے۔ تو وہ اس مصیبت کو دور نہیں کر سکتے۔ لیکن تیرا رب ہر تکلیف کو دور کر سکتا ہے۔ اور اس کے سوائے اور کوئی جائے پناہ نہیں۔ اور فرماتا ہے:۔

ان الذین یتلون کتاب اللہ واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقنٰھم سرًا وعلانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور (فاطر ع ۴) یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور اس کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اور نماز کو قائم کرتے اور ہم نے جو رزق انہیں دیا ہے۔ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تجارت کبھی تباہ نہ ہوگی۔ اور وہ ترقی کرتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو علم قرآن بخشا ہے۔ اور ان پر قرآن کے مطالب اور اسرار کھولے ہیں۔ ان کا علم دوسرے لوگوں کے علم پر ہمیشہ غالب آیا ہے۔ چنانچہ اس نے اس زمانہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کو یہ اعزاز بخشا ہے۔ اور آپ کی طرف سے بار بار یہ اعلان ہوا ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے علم قرآن عطا فرمایا ہے۔ تم کسی فن کے کیسے ہی تعلیمیافتہ اور کیسے ہی ماہر کو میرے سامنے لاؤ۔ اور وہ اسلام پر جس علم کی رو سے چاہے اعتراض کرے۔ میں بفضل خدا تعالیٰ اس کے اعتراض کا مدلل جواب دوں گا۔ اور اسلامی تعلیم کی صداقت اور اس کی فوقیت و برتری ثابت کر دوں گا۔ حالانکہ آپ کی ظاہری تعلیم صرف انٹرنس تک ہوئی ہے۔ لیکن قرآن مجید کے علم نے آپ کے علم کو دوسرے لوگوں کے علم کی نسبت بہت ہی وسیع اور مکمل فرما دیا۔ پس تکمیل علم کے لئے بھی قرآن مجید کا پڑھنا از حد ضروری ہے۔

فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی

امت محمدیہ کے قیام کا باعث اور اس کا اعلیٰ ترین مقصد تبلیغ اسلام یعنی تمام اقوام عالم کو نیکیوں کی طرف بلانا اور برائیوں سے روکنا قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (آل عمران ع ۱۲)

اور بہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت " بلغ ما انزل الیک " (مائدہ ع ۱۰) اور آیت:۔ واوحی الیّ ھذا القراٰن لانذرکم بہٖ ومن بلغ (انعام ع ۲) میں بھی امت محمدیہ پر تبلیغ قرآن اور اس کے ساتھ ساری دنیا کو انذار کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ تبلیغ اور انذار اس وقت تک صحیح طور پر نہیں کئے جا سکتے۔ جب تک کہ ہم قرآن مجید کو غور سے نہ پڑھیں۔ اور اس کی آیتوں میں تدبر نہ کریں۔ اور اس کے علوم اور اس کے حقائق و معارف سے واقف نہ ہوں۔ اور تبلیغ ہی ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے پہلے دنیا میں اسلام پھیلا۔ اور اسی ذریعہ سے پھر اس زمانہ میں پھیلے گا۔ اور دنیا کی تمام قومیں اس کے شیریں چشمہ سے سیراب ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اسی لحاظ سے بھی قرآن مجید کا علم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔

(ضرورت علم القرآن)

مذہب اور سیاست کا باہمی تعلق

از ہفت روزہ "رفتارِ زمانہ" لاہور

پاکستان کے وزیرِ داخلہ عزت مآب سکندر مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ جب تک مذہب کو سیاست سے علیحدہ نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک داخلی خلفشار دور نہیں ہو گا۔ اس پہ وہ عناصر جو مذہب کو آلۂ کار بنا کر سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ بہت سے دے کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اسلام میں مذہب اور سیاست دو علیحدہ علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ باہم اس طرح ملے ہوتے ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس ضمن میں اُن کی طرف سے علامہ اقبال مرحوم کا یہ مصرعہ بھی بار بار پیش کیا جا رہا ہے۔ ع

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اس میں شک نہیں۔ اسلام ہر مسلمان سے یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے۔ اور اس کی سیاست بھی دین کے تابع ہو۔ لیکن اس امر کی وہ کہاں اجازت دیتا ہے کہ دین کو حصولِ اقتدار کا ذریعہ بنا لیا جائے ۔ . . . .

. . . . . . جو شخص یا گروہ دین کو حصولِ اقتدار کا ذریعہ سمجھتا ہے وہ ایک روحانی نظام کے طور پر مذہب کی اہمیت کم کرتا ہے۔ اس کے نزدیک سیاسی غلبہ کا حصول اصل مقصد ہے نہ کہ اپنے نفس پہ دین کی فرماں روائی — سو اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کہ مذہب کو دنیوی اغراض اور نفسانی خواہشات کا آلۂ کار بنایا جائے۔ ہاں وہ یہ ضرور کہتا ہے کہ اگر تمہیں جائز ذرائع سے غلبہ میسر آ جائے تو تم اس میں بھی دین کو غالب رکھو اور امورِ سلطنت کی انجام دہی میں اخلاقِ فاضلہ کو جو دین کی اصل روح ہیں پسِ پشت نہ ڈالو — جہاں سیاست میں اخلاقِ فاضلہ کی فرمانروائی مسلّم نہیں ہو گی۔ اس سیاست کا چنگیزی میں تبدیل ہونا لازمی ہے۔

عزت مآب سکندر مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ جب تک مذہب کو سیاست سے الگ نہیں کیا جائیگا۔ اس وقت تک ملک سے انتشار و بدنظمی دور نہیں ہو گی۔ ہرگز اس بات کے مترادف نہیں ہے۔ کہ سیاست کو اسلامی اخلاق کی بندش سے آزاد کر دیا جائے اور اس طرح ایک بے لگام سیاست اپنا لی جائے کیونکہ یہ تو خود انتشار کو جنم دینے والی چیز ہے۔ انہوں نے دراصل جس نقطۂ نظر سے مذہب اور سیاست کی علیحدگی پہ زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ مفاد پرست عناصر جو جمہوری اصولوں کے مطابق آگے آنے کے حقدار نہیں ہیں۔ مذہب کو آڑ بنا کر اقتدار کی ہوس پوری نہ کریں۔ کیونکہ یہ بات خود اخلاقِ فاضلہ کے منافی ہے۔

اس سلسلے میں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی مثال دینا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں دین اور سیاست ملے ہوئے تھے۔ موجودہ حالات میں درست نہیں ہے۔ بلا شبہ اس وقت یہی کیفیت تھی کہ جو دینی لحاظ سے مسلمانوں کے پیشوا تھے۔ وہی اُن کے سیاسی قائد بھی تھے اور اس طرح دین اور سیاست ایک ہی با اختیار خلیفہ کے ہاتھ میں مجتمع ہوتے تھے۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایسا کس حالت میں ممکن ہوا تھا؟ اس وقت دین اور سیاست کا اس طرح ایک ہی ہاتھوں میں مجتمع ہونا اسی لئے ممکن ہوا کہ مسلمان باہم شیر و شکر تھے اور صحیح معنوں میں امت واحدہ کہلانے کے حقدار تھے۔ افسوس کہ اب وہ حالت نہیں ہے۔ وہی امت واحدہ بے شمار فرقوں میں منقسم ہو چکی ہے اور ہر فرقہ اپنے مسلک کو حقیقی اسلام سے تعبیر کرتا ہے۔ اور اس کو ہی ملک میں حکمران دیکھنا چاہتا ہے۔ اور پھر بعض کی خواہش تو یہ ہے کہ ایک دفعہ اقتدار ہاتھ میں آ جائے۔ تو پھر وہ باقی تمام مسلکوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیں۔ ایسے حالات میں اگر محترم اسکندر مرزا صاحب یہ کہیں کہ مذہب کو سیاست سے علیحدہ رکھنا ہی بہتر ہے تو وہ کیا بُرا کہتے ہیں۔

بیشک آج بھی قرونِ اولیٰ کی طرح مذہب اور سیاست ایک ہی فردِ امت کے ہاتھوں میں جمع ہو سکتے ہیں۔ لیکن اسی شرط پر کہ مسلمانوں میں یک جہتی اور اتفاق کی وہی کیفیت پیدا ہو جائے۔ جو اُس وقت کے مسلمانوں میں تھی۔ اگر ہماری اپنی شومیٔ قسمت سے کیفیت اس کے بالکل برعکس ہے تو ایسی صورت میں سیاست اور مذہب کا مکمل طور پہ مجتمع ہونا مزید انتشار کا موجب ہو گا۔ اب سوائے اس کے چارہ نہیں کہ جب تک مسلمانوں میں وہ پہلی سی یک رنگی و یکجہتی پیدا نہ ہو۔ دین اور سیاست علیحدہ علیحدہ دائروں میں کام کریں اور ان کا باہم اشتراک صرف اس حد تک ہی روا رکھا جائے کہ جمہوری اصولوں کے مطابق جن لوگوں کے ہاتھوں میں اقتدار کی باگ ڈور ہو وہ دین کی اصل روح کو جسے ہم اخلاقِ فاضلہ سے تعبیر کر سکتے ہیں اور اسلام کے ان بنیادی اصولوں کو جن پر انسانیت کی حقیقی فلاح کا مدار ہے مشعلِ راہ بنائیں اور اس طرح سیاست کو اسلامی روح کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں تا وہ امت جو فرقے فرقے ہو جانے کے باعث اس وقت منتشر حالت میں ہے کم از کم سیاست کے میدان میں تو انتشار سے محفوظ رہ سکے۔ ہمارے نزدیک علامہ مرحوم کے اس مصرعہ کو

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

یہ معنی پہنانا کہ اقتدار کی باگ ڈور ایسے مفاد پرست عناصر کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ جو حصولِ اقتدار کی خاطر اسلام اور علماء کرام کو آلۂ کار بنانا چاہتے ہیں۔ بہت بڑی زیادتی ہے۔ یقیناً علامہ مرحوم کا اس کے سوا اور کوئی مطلب نہیں تھا۔ کہ سیاست کو اسلامی اخلاق کا پابند بنایا جائے۔ تاکہ سیاست بے لگام ہو کر چنگیزی صورت پیدا نہ کرے مذہب کو حصولِ اقتدار کے لئے آلۂ کار بنانے والے مفاد پرست عناصر اپنی فرقہ پرستانہ ذہنیت کے باعث خود ملت میں چنگیزی صورتِ حال پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ علامہ مرحوم جمہوری طریقوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بھلا مذہب کو آلۂ کار بنانے کی کیسے اجازت دے سکتے تھے۔

(رفتارِ زمانہ ۱۲ نومبر ۱۹۵۶ء)

۱۸۹ تحریک جدید کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ

"ان اللہ اشتریٰ من المومنین اموالھم وانفسھم بان لھم الجنۃ"

کہ مومنوں کے مال اور جان اللہ تعالیٰ نے جنت کی نعمت کے بدلے ان سے خرید لئے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جنت کی نعماء عطا کرنے کا یقین دلایا۔ تو مومن کے دل میں طبعاً یہ خیال پیدا ہوا کہ میرے پاس وہ کونسی جنس تبادلہ ہے۔ جس سے میں یہ نعمت لازوال حاصل کروں اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنا سب کچھ میرے سپرد کر دو۔

اس مادی دنیا میں ایک انسان دو ہی چیزوں پر براہ راست حق رکھنے کا . . . دعوےٰ کر سکتا ہے۔ ایک اس کی جان ہے۔ جو بہرحال اُسی کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر کسی قیمت کے ملی ہوئی ہے۔ اور دوسرے اس کے پاس اس 'جان' کی محنت سے حاصل کردہ مال ہو گا جسے وہ اپنا قرار دے سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جان اور مال دونوں تمہارے نہیں۔ جب تم نے اسلام قبول کر کے اپنے آپ کو ہمارے سپرد کر دیا ہے۔ تو یوں سمجھو ہم نے تمہارے جان اور مال دونوں خرید لئے ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ آج کتنے اسلام کے نام لیوا ہیں۔ جو اس طریق کار پر عمل کرتے ہوئے اپنی جان اور مال اللہ تعالیٰ کی خاطر اس طرح بیچ چکے ہیں؟ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس طریق پر غور کریں جس پر عمل پیرا ہو کر ہم جنت کے وارث بن سکیں۔ کیونکہ اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی توقع ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو پھر ہمیں اس کے حصول کے لئے اس طریق کار کو اختیار کرنا ہی پڑے گا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے واسطے مقرر فرما دیا ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ موجودہ زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ذریعہ تحریک جدید کا قیام فرما کر ہمارے لئے جنت کے حصول کو آسان کر دیا ہے۔

تحریک جدید کیا ہے؟ مندرجہ بالا آیت کی تفسیر ہے۔ اگر آپ ایک نظر سے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ تحریک جدید کی تعریف کو غور سے پڑھیں۔ اور پھر مندرجہ بالا آیت کی تفسیر پر نظر ڈالیں۔ یقیناً آپ کا دل گواہی دے گا۔ کہ تحریک جدید میں شمولیت ہی جنت کے حصول کا طریق ہے۔

چنانچہ حضرت اقدس تحریک جدید کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"تمام لوگوں تک پہونچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

(الفضل جلد ۳۵ نمبر ۲۸۰)

گویا جس جان اور مال کو اللہ تعالیٰ نے جنت کے عوض خرید لیا ہے۔ حضرت المصلح الموعود نے اسلام کے دوبارہ احیاء اور اس کی اشاعت کے لئے مومنوں سے اس کا مطالبہ کیا ہے۔ تحریک جدید کوئی نئی اور انوکھی تحریک نہیں ہے۔ تمام احمدی پہلے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کردہ دس شرائط بیعت کے ذریعے یہ اقرار کر چکے ہیں کہ (بیعت کنندہ) دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے عزیز تر سمجھیگا۔" وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے یہ وعدہ کر چکے ہیں کہ "جو آپ نیک کام بتائیں گے ان میں ہر طرح آپ کا فرمانبردار رہوں گا"۔

خدا تعالیٰ کا کام تو بہرحال ہو کے رہنا ہے یہ ہماری ہی خوش قسمتی ہو گی اگر ہم اس الٰہی کام میں حصہ لے سکیں۔ ورنہ کیا یہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے باہر ہے کہ وہ کسی اور ذریعہ سے اس کام کو کروا دے لہذا ہمیں اس نیکی کے کام میں حصہ لیتے وقت اپنے اندر مسابقت کی روح پیدا کرنی چاہیئے۔ اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینا چاہیئے تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ہے۔ حضرت امیر المومنین خود فرماتے ہیں۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نئی تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔

پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"۔ (الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸)

(باقی صفحہ ۶ پر)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۹۸۰: میں بشیر احمد ولد چوہدری نواب خان قوم جیمہ پیشہ زمیندارہ عمر قریباً ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ بشیر احمد ڈاکخانہ گمبٹ ضلع خیرپور صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد اراضی نہری ۲۰ ایکڑ واقعہ دیہہ ٹھٹھی گمبٹ ریاست خیرپور رئیس صوبہ سندھ میں ہے جس کی قیمت مبلغ چھ ہزار روپیہ ہے۔ منقولہ جائداد دو راس بھینس ہیں جن کی قیمت مبلغ چھ صد روپیہ ہے۔ کل ۶۶۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز اس جائداد کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: بشیر احمد بقلم خود گواہ شد: چوہدری سلطان علی خان صاحب نشان انگوٹھا " چوہدری ننھے خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۹۹۱: میں محمد اشرف ولد سید غلام احمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ میری آمدنی بذریعہ ملازمت مبلغ ۹۸/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: سید محمد اشرف نصرت آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ " محمد عبداللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۹۹۲: میں بشریٰ بیگم بنت صوفی غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی چک ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت ۱۰۰/- روپیہ نقد جائداد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی مزید جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: بشریٰ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ " : عبدالخالق ایانہ سیکرٹری مال۔

وصیت نمبر ۱۴۰۱۱: میں مریم بیگم زوجہ حاجی عبدالرحمٰن صاحب قوم ڈاہری پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۵۰ء ساکن گوٹھ عبدالرحمٰن ڈاکخانہ باندی ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی وزن ۲۰ تولہ قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ کل میزان ۲۵۰۰/- روپیہ ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ خاوند کی طرف سے مبلغ ۵/- روپیہ جیب خرچ ماہوار ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ: مریم بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن بقلم خود: گواہ شد: علی اکبر بقلم خود

وصیت نمبر ۱۴۰۳۳: میں فیروز الدین ولد اللہ دتہ صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن چک ۱۹/W.B ڈاکخانہ چک ۲۱/W.B ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۱۰ کیلہ اراضی غیر مستقل واقع موضع چک مذکور میں بلاشرکت غیرے ہے۔ اس اراضی کا حق مالکانہ گورنمنٹ کو ابھی ادا نہیں کیا ہے۔ اس کی سالانہ آمدنی پر میرا گذارہ ہے۔ جو اندازاً ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ جب مذکورہ بالا اراضی میرے نام مستقل طور پر حق مالکانہ ہو گیا۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور رہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: فیروز الدین بقلم خود۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: محمد ابراہیم پریذیڈنٹ

وصیت نمبر ۱۴۰۳۴: میں محمود احمد ولد شیخ عبدالرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بوریوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ نہ منقولہ اور نہ غیر منقولہ۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرے والدین کی طرف سے ماہوار جیب خرچ ۱۰/- روپیہ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں نے کوئی جائداد پیدا کی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور رہوگی۔ العبد: محمود احمد بقلم خود۔ گواہ شد: چوہدری محمد رفیق۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۴۰۳۶: میں حسن بی بی زوجہ چوہدری محمد بخش صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن نواں کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر ۳۲/- روپیہ جو کہ وصول کر چکی ہوں۔ زیور ایک تولہ قیمت مبلغ یکصد روپیہ کل میزان ۱۳۲/- روپیہ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: حسن بی بی زوجہ محمد بخش نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ " : دین محمد پریذیڈنٹ نشان انگوٹھا۔

وصیت نمبر ۱۴۰۴۰: میں رحمت علی ولد چوہدری کالے خان قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن نواں کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری آمد زمیندارہ بذریعہ کاشتکاری سالانہ تقریباً مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: رحمت علی بقلم خود۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: شیخ ناصر احمد سیکرٹری مال۔

وصیت نمبر ۱۴۰۴۱: میں عالم بی بی بیوہ چوہدری سردار محمد صاحب مرحوم قوم گھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت زیور طلائی وزن ۱½ تولہ ہے۔ ۱۵۰/- روپیہ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: عالم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ " : دین محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نشان انگوٹھا

وصیت نمبر ۱۴۰۴۲: میں محمودہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: محمودہ بیگم۔ گواہ شد: نذیر احمد ساقی۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۴۴: میں عبدالغنی ولد ولی محمد قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک ۳۴۴/W.B ڈاکخانہ ۳۴۳/W.B ضلع ملتان پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ اراضی جو اراضی مستقل ۱۶ ایکڑ واقع چک مذکور میں بلاشرکت غیرے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر مذکورہ بالا جائداد میرے نام مستقل ہو گئی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور بصورت دیگر اللہ اس اراضی کی آمد کاشتکاری پر ہے۔ جو اندازاً ۲۰۰/- روپیہ سالانہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ بعد جو متروکہ کہ میری وفات پر ثابت ہوگا۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبدالغنی۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ " : محمد اسلم سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۴۰۴۵: میں محمد عبداللہ ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ عبداللہ ڈاکخانہ بشیر آباد اسٹیٹ حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت غیر منقولہ و منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد نقد ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ آمد سالانہ بذریعہ کاشتکاری زمیندارہ مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد عبداللہ بقلم خود۔ گواہ شد: سلطان احمد بقلم خود۔ گواہ شد: محمد علی بقلم خود۔

بڑی طاقتوں کو کمزور قوموں کے متعلق اپنی پالیسی تبدیل کرنی چاہیئے

نیو یارک ۲۷ نومبر۔ پاکستانی نمائندہ نے اقوام متحدہ کی ٹرسٹی شپ کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ، فرانس، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کو کمزور قوموں سے اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔ ان طاقتوں کو غیر ترقی یافتہ قوموں سے انسانیت پر مبنی تعلقات استوار کرنے چاہئیں۔

پاکستانی نمائندہ نے اپنی تقریر میں یورپی قوموں کی نسلی امتیاز کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی انہوں نے کہا ہے کہ تجربہ اس امر کا شاہد ہے۔ کہ ان اقوام کا پسماندہ قوموں کے ساتھ رویہ قابل ستائش نہیں۔ اور اتنی دیر تک ان قوموں میں اعتماد پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک انسانی تقاضوں کے پیش نظر رنگ و نسل کا امتیازی سلوک ختم نہ کیا جائے۔ اگر یورپی طاقتوں نے اپنی پالیسی پر نظر ثانی نہ کی تو یقینی طور ٹرسٹی شپ کو خلافانہ فضا کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنے کا حربہ تصور کیا جائے گا۔ پاکستان کے نمائندہ نے آخر میں نادہ رویہ پر نظر ثانی کرنے کی اپیل کی۔

مہاجرین فلسطین کیلئے اقوام متحدہ کا امدادی ادارہ

اقوام متحدہ نیو یارک ۲۷ نومبر۔ فرانس، ترکیہ، برطانیہ اور امریکہ نے فلسطینی مہاجرین کے امدادی کاموں کے ادارے کی عمر میں ۵ سال کا اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے اس سلسلے میں ان طاقتوں نے جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی میں ایک مشترک قرارداد پیش کی ہے۔ یہ قرارداد اس امید کے ساتھ پیش کی گئی کہ مہاجرین فلسطین کی امداد کے لئے بھاری رقم دینے والے ممالک یہ امید رکھتے ہیں کہ عرب ممالک اور اسرائیل آپس میں زیادہ تعاون کریں گے

لیبر پارٹی میں بحران

لندن ۲۷ نومبر۔ لیبر پارٹی کے جن سات ارکان نے پارلیمنٹ میں جرمنی کی اسلحہ بندی کے سلسلہ میں پارٹی کی پالیسی کے خلاف ووٹ دیئے تھے۔ پارٹی کے وہپ نے دارالعوام سے ان کے نام واپس لے لئے اور اس بناء پر دارالعوام میں حکومت کے ۳۲۰ حامیوں کے مقابلہ میں لیبر ممبروں کی تعداد ۲۸۲ رہ گئی۔ اب یہ سات نمائندے "آزاد لیبر" ارکان کہلائیں گے۔

لیبر ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس آج تین دیگر باغیوں کے مسئلہ پر غور کرے گا۔ ان پر بندرگاہوں کی حالیہ ہڑتال میں ٹریڈ یونین قیادت کی مخالفت کرنے کا الزام عائد ہے۔

تمام سیاسی پارٹیوں کی کانفرنس بلانے کا مطالبہ

کراچی ۲۷ نومبر۔ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی تجویز کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس جلد بلایا جا رہا ہے۔ جب تک مجلس عاملہ فیصلہ نہیں دیتی اس وقت تک عوامی لیڈروں کی صحیح رائے کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

ابھی تک عوامی لیگ کے لیڈروں کا یہی خیال ہے کہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کا فیصلہ نئی دستور ساز اسمبلی پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ عوامی لیگ کے پیش نظر یہ بھی ہے۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق تمام سیاسی پارٹیوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔ عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کنونشن بلانے کے مسئلہ پر بھی بحث کرے گی۔ جس میں تمام محبان وطن کو بلانے کی تجویز پیش کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ کنونشن بلانے کا فیصلہ مسٹر سہروردی کے پاکستان آنے کے بعد کیا جائے گا۔

سورج کی گرمی کا استعمال

نیو یارک ۲۷ نومبر۔ امریکہ کی ایک خاتون سائنسدان نے پیشگوئی کی ہے کہ وہ دن دور نہیں جب کہ سورج کی گرمی سے خانگی استعمال کی چھوٹی مشینیں چلائی جا سکیں گی۔

انہوں نے کہا کہ آئندہ پانچ برسوں میں دھوپ کی قوت سے چلنے والے ایسے آلات کا استعمال خاصہ عام ہو چکا ہوگا۔

بقیہ صفحہ ۵

تحریک جدید کی اہمیت

نیز حضور نے فرمایا ہے کہ "میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔"

"گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ لیکن ہر شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس میں شامل نہیں ہوگا۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائیگا ۔ ۔ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھو یا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو بشاشت ایمانی عطا فرمائے کہ ہم خدا تعالیٰ کی آواز کو کما حقہ سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو سکیں اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔

(چوہدری محمد اسحٰق خلیل مولوی فاضل متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

کرنل ناصر کو قتل کرنے کا منصوبہ میں نے بنایا تھا

اخوان المسلمون کے نائب مرشد کا اعتراف

قاہرہ ۲۶ نومبر مصر کے معزول صدر نجیب موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے اور پارلیمانی نظام بحال کرنے کے سلسلہ میں اخوان المسلمون کے ساتھ تعاون کرنے کے خواہشمند تھے۔

یہ بیان اخوان المسلمون کے مرشد اعلیٰ شیخ حسن الہضیبی نے اخوان المسلمون کے خلاف مقدمے کی سماعت کے دوران میں ایک گواہ کی حیثیت سے دیا۔ سابق میجر حسن حمید نے عدالت کو بتایا تھا۔ کہ ہضیبی نے رجب جنوری میں میں نے ان سے ملاقات کی تھی) بتایا تھا۔ کہ جنرل نجیب اخوان المسلمون سے تعاون کی خواہش رکھتے ہیں۔ اخوان المسلمون کے نائب مرشد اعلیٰ نے اپنے بیان میں کہا کہ میں نے کرنل ناصر کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا اور محمد عبد اللطیف کو ریوالور دیا تھا کہ وہ ابراہیم الطیب کے ذریعہ کرنل ناصر کو قتل کردے۔ قاہرہ کی اخوان المسلمون کی دہشت پسند شاخ کے لیڈر طیب نے مجھے بتایا تھا کہ مجوزہ بغاوت کی قیادت جنرل نجیب کریں گے۔ اور حسن الہضیبی نے اس کو منظور کر لیا تھا۔

مشرقی پاکستان میں سوت کی قیمتیں گر رہی ہیں

ڈھاکہ ۲۷ نومبر۔ یہاں سوت کے نرخ پھر گرنے شروع ہو گئے ہیں۔ کنٹرول ہٹ جانے کے فوراً بعد ایک بنڈل کی قیمت ۳۳ روپے تک پہونچ گئی تھی۔ ایک اعلیٰ افسر کا کہنا ہے۔ کہ حکومت برابر اس صورت حال کا جائزہ لے رہی ہے۔ چنانچہ پچھلے ہفتہ کو کمشنر سول سپلائیز نے سوت کے تاجروں سے ملاقات کر کے انہیں خبردار کیا کہ اگر معقول نرخوں پر صارفین کو سوت مہیا نہ کیا گیا۔ تو حکومت نہایت سخت کارروائی کرے گی۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

ماش سیاہ ۱۲/- روپے تا ۱۲/۸ روپے ماش سبز ۱۳/- روپے تا ۱۴/- روپے مونگ ہاڑون آباد ۱۱/۴ روپے مونگ پنجاب ۱۰/- روپے مسور سندھ ۲۳/- روپے مسور پنجاب ۱۳/- روپے چنے سیاہ ۱۴/۷ تا ۸/۰ روپے چنے سفید ۱۰/- روپے تا ۱۴/- روپے باجرہ ۱۰/- روپے چاول باسمتی ۲۷/- روپے تا ۳۰/- روپے چاول سفید موٹا ۱۲/- روپے تا ۱۳/- روپے چاول ٹوٹا ۱۵/- روپے تا ۱۶/- روپے بیسن ۹/۸ روپے دال چنے ۹/- روپے دال ماش ۱۶/۸ روپے دال مسور ۱۶/- روپے دال مونگ ۱۵/- روپے دال مونگ سفید ۱۹/- روپے تا ۲۰/- روپے دال ماش سفید ۲۱/- روپے تا ۲۳/- روپے دال ماش سفید ۱۸/- روپے دال مونگ سپیشل ۱۸/- روپے (حاول کمپنی)

گڑ ۱۲/- روپے تا ۱۵/- روپے گڑ رس کٹ ۶/- روپے تا ۹/- روپے شکر ۱۷/- روپے تا ۱۹/- روپے دیسی کھانڈ ۲۲/- روپے تا ۲۴/- روپے گندم ۱۱/۴ روپے چاول باسمتی ۱۴/- روپے تا ۲۰/- روپے چاول سفید ۱۲/- روپے تا ۱۳/- روپے چنے سیاہ ۸/۸ روپے تا ۸/۰ روپے چنے سفید ۱۰/- روپے تا ۱۴/- روپے ماش سیاہ ۱۲/- روپے تا ۱۲/۸ روپے ماش سبز ۱۳/- روپے تا ۱۴/- روپے مونگ پنجاب ۱۰/- روپے مسور سندھ ۲۳/- روپے مسور پنجاب ۱۲/- روپے تا ۱۳/- روپے باجرہ ۱۰/- روپے جئی ۹/- روپے تا ۱۰/- روپے مرچ سرخ قصوری ۵۰/- روپے تا ۶۰/- روپے مرچ سرخ ڈنڈی توڑ ۶۵/- روپے تا ۷۰/- روپے

(رحمان اینڈ کمپنی)

پنجاب اسمبلی نے بنجر قطعات اراضی کو استعمال میں لانے کے بل پر بحث شروع کر دی!

لاہور ۲۶ نومبر۔ پنجاب اسمبلی نے آج تیسرے پہر بنجر اراضی کو استعمال میں لانے کے بل پر بحث شروع کی۔ اس بل کی رو سے حکومت کو اختیار ہو گا۔ کہ وسیع قطعات جو مالکوں کی لاپرواہی یا عدم استطاعت کے باعث بنجر پڑے ہیں۔ انہیں زیر کاشت لے آئے۔ اس کے بعد حکومت مزید اناج اگاؤ کی مہم کو تیزی اور خوش اسلوبی سے جاری رکھ سکے گی ——

سوالات کے وقفہ میں پنجاب کے وزیر تعمیرات عامہ مسٹر محمد خان لغاری نے پنجاب اسمبلی میں مرالہ راوی نہر کی تفصیلات بتلاتے ہوئے کہا۔ کہ مجوزہ نہر ساڑھے میل لمبی ہو گی۔ اس نہر کی کھدائی کے لئے حکومت نے ضلع سیالکوٹ میں ساڑھے چار ہزار ایکڑ زمین حاصل کی ہے۔ اور اس کے مالکوں کو نقد معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کو تھل میں آباد کرنے کے متعلق غور کیا جا رہا ہے۔

وزیر مال مسٹر مظفر علی قزلباش نے ایوان کو بتایا کہ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم۔ گجرات اور راولپنڈی کے اضلاع میں ایک لاکھ سات ہزار کشمیری مہاجر آباد کئے گئے ہیں۔ مزید کشمیری مہاجرین کو آباد کرنے کے لئے بھی زمین موجود ہے۔

وزیر صحت سید علمدار حسین شاہ گیلانی نے بتایا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ کے زیر اہتمام جو شفاخانے چل رہے ہیں۔ ان کو مزید گرانٹ دینے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ جھنگ مگھیانہ میونسپل کمیٹی کے انتخابات بہت جلد ہوں گے۔

وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے بتایا کہ مارشل لاء کے دوران میں جماعت اسلامی کا روپیہ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ نے ضبط کیا تھا۔ اور اب یہ بحق حکومت پاکستان ضبط ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ سید ابو الاعلیٰ مودودی کا دیکسر اس سال ماہ جون میں حیدر ہسپتال میں لیا گیا تھا۔ لیکن ان کے گردہ میں کوئی نقص نہیں تھا تاہم جیل کا میڈیکل سٹاف ان کی پوری طرح دیکھ بھال کر رہا ہے۔

ڈھاکہ میں قومی نوجوانوں کا اجتماع

ڈھاکہ ۲۶ نومبر۔ اگلے مہینے کی ۲۴ تاریخ کو ڈھاکہ میں قومی نوجوانوں کا جو اجتماع ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کے لئے مغربی پاکستان سے دو سو نوجوان جائیں گے۔ ان میں ایک سو خواتین بھی ہوں گی۔ منتظمین بارہ سو افراد کی رہائش کے لئے نوجوانوں کی بستی قائم کر رہے ہیں۔

کومنتانگ جزیرے پر کمیونسٹوں کا حملہ

تائیپیہ ۲۶ نومبر۔ آج چینی کمیونسٹوں نے فارموسا سے اسی میل مغرب میں ایک کومنتانگ جزیرے دو چیو پر زبردست حملہ کر دیا۔ اب بھی وہاں کمیونسٹوں اور کومنتانگ فوج میں شدید لڑائی جاری ہے۔ عام حملہ سے پہلے اس جزیرہ پر کمیونسٹوں کے ایک جنگی دستہ نے بمباری کی تھی تائیپیہ سے اعلان ہوا ہے۔ کہ کومنتانگ کی ہوائی اور بحری فوج نے حملہ آوروں کو شدید نقصان پہنچایا۔ چینی کمیونسٹوں کو برابر کمک پہنچ رہی ہے۔

ایران اور روس کے سرحدی جھگڑوں کا تصفیہ

تہران ۲۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ ایران کے امریکہ روانہ ہونے سے پہلے ایران اور روس کے درمیان سرحدی اور مالی معاملات کے متعلق قطعی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اس امر کا انکشاف ایرانی وفد کے لیڈر نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سمجھوتہ کا مسودہ تیار کیا جا چکا ہے۔

متروکہ فیکٹریوں کی الاٹمنٹ

لاہور ۲۶ نومبر۔ عوام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے صنعتی بحالیاتی بورڈ کا آئندہ اجلاس دسمبر ۱۹۵۴ء کے دوسرے ہفتہ میں لاہور میں منعقد ہو گا۔ جس میں آٹے تیل اور انجینئرنگ کی متروکہ فیکٹریوں کی الاٹمنٹ پر غور و خوض کیا جائے گا۔ جو درخواست دہندگان اس بارہ میں نظر ثانی کی اپیلیں کرنے کے خواہشمند ہوں۔ ان کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی درخواستیں بورڈ مذکور کے سیکرٹری صاحب کے پاس زیادہ سے زیادہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۴ء تک سلا ایجرٹن روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال کر دیں۔ نظر ثانی کی درخواستوں پر پانچ روپیہ کا کورٹ فیس ٹکٹ چسپاں ہونا چاہیئے۔ جن درخواستوں پر ٹکٹ ۴۴ چسپاں نہیں ہو گا۔ ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔ بورڈ کی طرف سے کسی شخص کو انٹرویو کی اجازت نہیں ہو گی۔

مسٹر اجیت پرشاد جین کو وزارت خوراک دیدی گئی

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ مسٹر اجیت پرشاد جین کو جو اس وقت وزیر آبادکاری ہیں۔ وزارت خوراک کا قلمدان دیدیا گیا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جو مسٹر رفیع احمد قدوائی کی وفات کے بعد خالی ہو گئی تھی۔ اگرچہ یہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ کہ کیا مسٹر جین آبادکاری کے بھی وزیر رہیں گے لیکن لابی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ آبادکاری کی وزارت مغربی بنگال کے کسی ممبر پارلیمنٹ کو دی جائے گی کیونکہ اب مشرقی بنگال سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کے مسئلہ کو حل کرنا باقی رہ گیا ہے۔

امریکہ الجزائر میں فرانس کی پالیسی کی مخالفت کرے گا

قاہرہ ۲۶ نومبر۔ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق حکومت امریکہ نے غیر سرکاری طور پر فرانسیسی وزیر اعظم مسٹر مانڈیز فرانس کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ فرانس نے الجزائر میں تشدد کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ امریکہ اس کی موافقت نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں امریکہ نے الجزائر کی موجودہ صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ قاہرہ ریڈیو کا یہ بھی کہنا ہے۔ کہ حکومت امریکہ اور برطانیہ نے فرانس اور مصر کے درمیان مفاہمت کرانے کے سلسلے میں ثالث بننے سے انکار کر دیا ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ الجزائر کے سوال پر فرانس اور مصر کے درمیان تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔ اور صورت حال نازک ہو گئی ہے۔

فرانس کا کہنا ہے۔ کہ قاہرہ ریڈیو کی نشریات الجزائر میں قوم پرستوں کو فرانس کے خلاف جد و جہد کرنے کے لئے اکساتی ہیں۔ اگر مصر نے یہ سلسلہ بند نہ کیا۔ تو فرانس مصر کی روئی خریدنا چھوڑ دیگا فرانس اس وقت مصری روئی [illegible] کا سب سے بڑا خریدار ہے۔

حکومت برطانیہ نے فرانس کا یہ مطالبہ ماننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ لیبیا کی راہ سے عرب اسلحہ کو الجزائر میں داخل ہونے سے روکنے میں فرانس کی مدد کرے۔

برطانوی فوجیں دوبارہ نہر سویز پر قبضہ نہیں کر سکتیں

قاہرہ ۲۶ نومبر۔ مصر کے وزیر قومی قیادت میجر صالح سلیم نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ مصر کو اس کی امداد کرنے کے لئے کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا ہے۔ اور اگر اس پر حملہ ہو گیا۔ تو اس صورت میں بھی برطانیہ کی فوجیں نہر سویز پر دوبارہ قبضہ نہیں کر سکتیں۔

مصری وزیر نے مندرجہ بالا باتیں ہیمبرگ ریڈیو سے نشر کئے جانے والے ایک انٹرویو میں کہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس قسم کے فیصلوں کا دارومدار مصر کی اپنی مرضی پر ہو گا۔

میجر صالح سلیم نے اپنے انٹرویو میں مزید کہا۔ کہ مصر اپنے مفادات کو دیکھتے ہوئے کوئی قدم اٹھائے گا۔ اور ”ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ نہر سویز کا مسئلہ حل ہو جانے کے بعد مغرب کا اس سلسلہ میں کیا ردعمل ہوتا ہے اور یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ عرب ممالک کے ساتھ مغربی اقوام کا کیسے برتاؤ ہوتا ہے“۔

جنرل نجیب کے دست راست نظربندی سے فرار ہو گئے

قاہرہ ۲۶ نومبر۔ جنرل نجیب کے سابق اے ڈی۔ سی کیپٹن محمد ریاض جنہیں نظر بند کر دیا گیا تھا پراسرار طور پر بچ کر نکل گئے ہیں۔ بغاوت کے مقدمات میں اس بات کا انکشاف ہوا تھا۔ کہ وہ جنرل نجیب اور اخوان کے درمیان رابطہ کا کام دیتے تھے۔ اس کے بعد سے ان کو ان کے مکان میں نظر بند کیا گیا تھا۔ رات وہ بذریعہ طیارہ قاہرہ سے فرار ہو گئے۔ اس امر کا انکشاف مصر کے وزیر داخلہ ذکریا محی الدین نے کیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ان کا طیارہ شہر جدہ کی طرف جاتا دیکھا گیا ہے۔

وشنسکی کی نعش ماسکو میں

ماسکو ۲۶ نومبر۔ مسٹر وشنسکی کی نعش کل بذریعہ طیارہ یہاں وارد ہوئی۔ آج سرخ چوک میں ان کی آخری رسمیں ادا کی گئیں۔ یاد رہے کہ نیویارک میں حرکت قلب بند ہونے سے ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

پنڈت پنت کا مرکزی کابینہ میں لیا جانا یقینی ہو گیا

لکھنؤ ۲۶ نومبر۔ پنڈت پنت کی اب مرکزی کابینہ میں شمولیت یقینی ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم نے یوپی کے ممبران اسمبلی کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔ کہ پنڈت پنت کو مرکز میں نہ لیا جائے۔ جب پنڈت نہرو کو کہا گیا۔ کہ پنڈت پنت کو مرکز میں لینے سے یوپی میں سیاسی اختلافات پیدا ہو جائیں گے۔ تو پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ دیکھا جائے گا۔ یوپی کے کانگرسیوں نے پنڈت پنت سے اپیل کی ہے۔ کہ پردیشی کانگرس کمیٹی کے انتخابات ختم ہونے تک یوپی ہی میں رہیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق آئندہ صرف دو تین ہفتوں میں یوپی میں جدید کابینہ بن جائیگی دسمبر کے پہلے ہفتہ میں یوپی اسمبلی کانگرس پارٹی نئے لیڈر کا انتخاب کرے گی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اکثریت مسٹر سمپورنانند کے حق میں ہو گی۔

شکار کی ممانعت

لاہور ۲۶ نومبر۔ حکومت پنجاب نے لاہور ملتان روڈ۔ لاہور۔ لائل پور براستہ شرقپور روڈ پر واقع لاہور اور شیخوپورہ کے اضلاع کے علاقہ میں (جو دریائے راوی کے دونوں طرف واقع ہے) سیاہ اور بھورے تیتر کا بندوق سے شکار کرنا۔ مارنا یا پھندے سے پکڑنا فوری طور پر ممنوع قرار دیدیا ہے۔

—لندن ۲۶ نومبر۔ برطانوی دار الامراء نے گذشتہ شب مغربی جرمنی کو مسلح کرنے کے متعلق معاہدات پیرس کو منظور کر لیا۔ دار العوام پہلے ہی ان معاہدات کو منظور کر چکا ہے۔